سوال

ترہ کی وضاحت(58)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دیث سترہ کے بارے میں ساتھیوں میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے، براہ کرم سترہ کے واجب یا مستحب ہونے کے بارے کتاب وسنت سے دلائل دیتے ہوئے وضاحت فرمائیں اوراس حدیث کے بارے میں تفصیلا وضاحت فرمائیں نیزالحدیث "تُصَلِّي إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ" رضی اللہ عنہ کی بھی وضاحت فرمائیں کہ صحیح بخاری میں ا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں سترے کے بغیر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لا تصل اِلااِلی سترۃ، ولا تدع أحدا یمر بین یدیک، فِإن أَبی فلتقاتلہ؛ فإن معہ القرین) (صحیح ابن خزیمہ 2/10، 17 صحیح ابن حبان 6/126، 127 رقم 2362)

، پڑھو اور کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دو وہ (گزرنے والا) انکار کرے تو اس سے لڑائی کرو یقینا اس کے ساتھ شیطان ہے۔"

مدیث صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ) (صحیح ابن خزیمہ 2/10 مسند احمد 4/2)

بھی تم میں سے کوئی نماز ادا کرے تو وہ سترہ کی طرف نماز ادا کرے اور اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو۔ اس پر شیطان اس کی نماز کو نہیں توڑے گا۔"

ب حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(اذا صلی احدکم فلیسترہ) (شرح السنۃ 2/447)

تم میں سے کوئی نماز ادا کرے تو سترہ رکھے۔"

م76

لَہِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کے بغیر نماز پڑھ رہے تھے مفہوم میں اہل علم کے ہاں اختلاف ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں غیر جدار سے مراد غیر سترہ ہے یہ بات امام شافعی نے کہی ہے اور سیاق کلام اس پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے

لی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ لیس لشئ یسترہ)

"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز ادا کر رہے تھے آپ کے آگے کوئی ایسی چیز نہ تھی جو آپ کا سترہ بنتی۔" (فتح الباری 1/571)

ی 1/162)

صحیح البخاری کی حدیث کا مفہوم متعین کرنے کے لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے جو مسند بزار کی روایت تائید میں پیش کی ہے کہ غَيْرِ جِدَارٍ سے مراد سترہ نہ تھا۔ مسند بزار فی الحال 9 جلدوں میں طبع ہو کر آئی ہے ابھی یہ مسند ناقص ہے باقی جلدیں ابھی طبع نہیں ہوئیں۔ مطبوعہ جلدوں میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ ء

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 94

محدث فتویٰ